خلقت کا دل اور جگر ہین جانے لگا آنکھون سے بہ
پڑھکر ماتم کی مجلس مین یہ مصرع تو ساکت از رو
مانع شہ کے غم کرنے کا جو ہے سو وہ ناری ہے

مرثیہ حضرت امام

کہین فاطمۂ نبی لوری کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون
مرے سر یہ ہوئی جو یہ جفا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

ترے آگے احمد مجتبیٰ کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

ترا غم نہ دل سے مرے ٹلا کہ کٹا جگر مرے کا گلا
خنجر جفا سے بکربلا ستم فلک سے ہے یہ برملا

مرا اس سے بس نہ ذرا چلا کرے منصفی کوئی تو بھلا
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

کرے غور اسے کوئی ایک دم جگر حسن کرے ٹکڑے سم
ہے حسین تشنہ کا سر علم تہ تیغ ہین سبھی یک قلم

کرون صبر ہوا اگر ایک غم جو ستم یہ میرے پڑے ستم
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

مرے سینے کا جو سرور ہو ترے چشم کا بھی وہ نور ہو
بدن اُس کا زخمون سے چور ہو یہ غضب کہ سر یہ تنور ہو

اگر اشک کا یہ وفور ہو سر فلک سے عبور ہو
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

یہ ستم کسو سے نہین سہا جو فلک سے دل پہ مرے رہا
مرے وہ بسر لہو مین نہا دم دہوش تو نے جسے کہا

روؤن اسقدر مین اگر شہا مرا رونا کو ہو نکو سے بہا
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

ہین مرینگا تو کہین لب دلے یون مرے کوئی ہی غضب
ے کفن ہے نہ جنازہ اب رہے خاک و خون مین روز و شب
بدن اُس کا ٹکڑے پڑا ہے سب یہ مرے جگر پہ جفا ہو جب
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

گر اُس کا مجکو نہ غم ہے جو یہ کی جفا نہین جس کی حد
ے گور میت نیک و بد رہے خاک و خون مین جسد
کرین غم مجکو جو تا ابد تو سخن کو اُس کی مین کر کے رد
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

کہین لخت دل مرے شل خس سے تیغ دو دستہ پیش و پس
یہ چلے ظالمون سے مرا نہ بس نہ سنے فغان مری ہیچ کس
مرا نالہ ہو شعب جرس نہ ملے مجھے کوئی دادرس
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

مرے بیٹے کا وہ جو تھا نشان کہین جسکو قاسم نوجوان
گئی کدخدائی مین اُس کی جان رہا خاک و خون مین وہ درمیان
یہ ہو جس پہ آفت ناگہان اُسے چین رونے سوا کہان
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

مرے ہر پسر کا یسر مرا رہے خون مین لعل و گہر مرا
کوئی ان مین نور بصر مرا کوئی اُن مین لخت جگر مرا
تلف اس طرح جو ہو گھر مرا تھمے کیونکہ دیدۂ تر مرا
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

جو گیا تن اُس کے پہ سر نہین جو رہا روا سرا پہ نہین
کہین بن زنجیر اُسے گھر نہین فری چین شام و سحر نہین
کوئی ایسا ان مین بشر نہین کہ مرا وہ لخت جگر نہین
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو مین نہ روؤن تو کیا کرون

لے شامیون سے مرا وہ گھر نہ جہان فرشتے کا تھا گذر

پھریں ساگن اس کے برہنہ سر جو تھے اشتر و نیزہ جدھر تدھر
کرے منفعتی سے کوئی نظر نہ ہو میرے رونے میں گو اثر
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں

سنیں زنگ و بد بیہ مدینہ کے کٹے گوشوارے سکینہ کے
خنجر جفاے کینہ کے یہ تم لیے دو نگینہ کے
جو نہیں ہے طرح سفینہ کے نہیں آشنا مری سینہ کے
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں

پسیں پائی طائر و وحش تک مرے پیار و نکو نے ملے تک
کہیں جس شقی کو وہ دے جھڑک نظر غضب کی ہی سرک
مرے نین الم سے ٹپک ٹپک بھرے تال جلسیں تو جب تلک
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں

ہو سوار گھوڑوں پہ وہ دغل کہیں عابدیں کو پیادہ چل
نہ وہ چل سکے سبب کسل تو ڈراویں کوڑے دنے پل پل
میں دیکھوں شقیوں سے یہ عمل مجھے بن روے پڑے کیونکر کل
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں

نہ عدو کے ڈر سے وہ رو سکے نہ بخار دل کا وہ کھو سکے
نہ غبار چہرے کا دھو سکے نہ لب آب لیکے ڈبو سکے
کبھو نیند بھر کے نہ سو سکے نہ روؤں یہ مجھسے نہو سکے
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں

وہ برہنہ پا کرے راہ طے کہیں ٹھوکر اور کہیں خار ہے
ہوا لاغری سے بسان نے کرے آہ و نالہ ہے پے بہ پے
نہ دوا غذا سے ہے کوئی شے یہ جفائیں دیکھوں میں تا بکے
مری داد دیوے نہ تا خدا کہو میں نہ روؤں تو کیا کروں

گئے بھائی مائی میں اسکے مل ہوئی خاک خون پدر کی گل
کہو کس سے پرچے اب اُس کا دل نہیں چین اسے بھی اک پل

سے کے تلوے نہر میں چلتے چھل نظر آئے آنکھوں میں جیسے گل
مری داد دیوے نہ تا خدا کہوں میں نہ روؤں تو کیا کروں

جو میں روز و شب نہ روا کروں تو بہشت میں شغل کیا کروں
جنھیں دیکھ نور نظر فزوں ہو جہان میں سو ہوے غرق خون

جو امید آنکھوں سے یہ رکھوں کہ کچھ اور انسے میں کام لوں
مری داد دیوے نہ تا خدا کہوں میں نہ روؤں تو کیا کروں

فلک ایسی پہ یہ جفا کرے جسے غم مرا سا رہا کرے
پس مرگ وہ بھی روا کرے اگر اسکی گل سے بنا کرے

سبو پہ سبو تو رسا کرے یہی ماتم اس کی صدا کرے
مری داد دیوے نہ تا خدا کہوں میں نہ روؤں تو کیا کروں

غرض اب میں کیا کروں **سودا** اس الم کا آگے تری بیان
کہ زمیں سے تا بہ نہ آسمان سبھی پیٹتے تھے سر انس و جان

پدر آگے فاطمہؑ جن زمان کہیں تھیں بدیدۂ خونفشان
مری داد دیوے نہ تا خدا کہوں میں نہ روؤں تو کیا کروں

مرثیہ مخمس ترکیب بند

کیا میں صبح جو با چشم اشکبار افسوس | کہا کسی نے کیا کیوں تو ہو کے زار افسوس
میں بولا اس لیے کرتا ہوں رو کے یار افسوس | نہال عمر کہ برگشت غم ست و بار افسوس
اگر بگریہ نشد سبز صد ہزار افسوس

وہ بولا تخم عمل چاہیے جس طرح سے بو | تو سبز ہونے سے اسکے امید دل کو نہ کھو
میں ایک بات بتاؤں کہ سبز ہووے ہو | غم حسین میں جتنا تو رو سکے سے رو
سحر سے شام تلک کر کے لاکھ بار افسوس

اگرچہ خانۂ دنیا میں ہے سراپا غم | ولے رکھے ہے تفاوت بہت ز غم تا غم
عزیز کیا کہوں تجھسے میں یہ ہی کیسا غم | نبی کی آل کا اولاد مرتضےٰ کا غم
جنھوں کے غم سے رنگین دشت و کہسار افسوس